رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN,

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسہ

نمبر ۱۲۲	مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بیان سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں

وکیل ملزم کے سوالات جرح اور اُن کے جواب

۲۳ مارچ گیارہ بجکر ۵ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دیوان سُکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ملزم سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی طرف سے بطور گواہ صفائی شہادت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور کٹہرہ میں حضور کے لئے جو کرسی رکھی تھی۔ اس پر بیٹھ گئے۔ ملزم کٹہرہ میں کھڑا تھا۔ اور آخر وقت تک کھڑا رہا ::

اس موقعہ پر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب۔ جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ سی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ موجود تھے۔ ملزم کی طرف سے شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ نے سوالات کئے۔ ذیل میں سوال اور حضرت امیر المومنین کے جوابات درج کئے جاتے ہیں۔

(س) آپ کو معلوم ہے۔ کہ قادیان میں مجلس احرار کی تبلیغی کانفرنس ہوئی۔ (ج) ہاں ::

(س) اس سے پہلے کہ کانفرنس ہوئی۔ آپ کو کتنی دیر پہلے پتہ چل گیا تھا۔ کہ کانفرنس ہوگی۔ (ج) تاریخ تو یاد نہیں۔ افواہیں پانچ چھ مہینے قبل سے سُنی جاتی تھیں۔ اور یقینی علم دو یا تین ہفتہ قبل ہوا تھا ::

(س) آپ احرار کی کانفرنس کے منعقد ہونے کے خلاف تھے یعنی آپ کو اس کے منعقد ہونے پر اعتراض تھا۔ (ج) میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ میں نے ذاتی طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ نہیں کی ::

(س) آپ نے کوشش کی۔ کہ کانفرنس نہ ہو۔ (ج) ذاتی طور پر میں نے نہیں کی ::

(س) خانصاحب فرزند علی آپ کے مریدوں میں سے کون ہیں

(ج) وُہ صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی ہیں۔ اور ٹرسٹی ہونے کے لحاظ سے ہی امور عامہ کا ناظران کا عہدہ ہے ::

(س) وُہ احرار کانفرنس بند کرانے کے لئے شملہ گئے تھے

(ج) مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان کے شملہ جانے کی غرض احرار کانفرنس کا بند کرانا تھا۔ احرار کانفرنس کے متعلق جو کچھ شملہ میں ہوا۔ اس کا علم مجھے بعد میں ہوا ::

(س) کیوں گئے تھے۔ (ج) یہ اُن سے پوچھ سکتے ہیں ::

(س) آپ کو یہ علم ہے۔ کہ وُہ شملہ میں کمشنر لاہور سے ملے تھے۔

(ج) مجھے یہ علم ہے۔ کہ کمشنر صاحب نے خود ان کو بلایا تھا۔ انہوں نے خود ملنے کی خواہش نہ کی تھی۔ وُہ شملہ میں تھے۔ اور کمشنر صاحب نے خود انہیں ملنے کے لئے کہا تھا جس میں احرار کانفرنس کا ذکر ہوا ::

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ جب احراری جلسہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ تو آپ نے اپنے مریدوں کو چٹھی بھیجی۔ کہ قادیان میں آؤ

(ج) نہیں۔ کوئی چٹھی میں نے نہیں بھیجی۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ چٹھی نہیں بھیجی گئی۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ دفتر سے باہر نہیں نکلی میں نے چٹھی لکھنے کیلئے آرڈر دیا تھا۔ مگر چٹھیاں لکھی نہیں گئی تھیں۔ بلکہ پیشتر اس کے کہ چٹھیاں لکھی جاتیں۔ مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی مجھے ملے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ پولیس کا کافی انتظام ہوگا۔ چٹھی جاری نہ کریں۔ تو میں نے چٹھی روک دی ::

(س) کیا آپ نے دو چٹھیاں لکھیں۔ ایک ۳ اکتوبر کو اور دوسری ۱۶ اکتوبر کو۔

(ج) ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ میں سے کسی تاریخ کو جو چٹھی گئی۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ ایک چٹھی لکھنے کا میں نے حکم دیا تھا۔ مگر وُہ بھیجی نہیں گئی۔ اسے روکدیا گیا تھا۔ اس سے پہلے میں نے کوئی آرڈر نہیں دیا تھا اور نہ ۳ اکتوبر کو کوئی چٹھی میری طرف سے بھیجی گئی ::

(س) کیا آپ نے آرڈر کسی اندیشہ کی وجہ سے دیا تھا (ج) میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت میرے دل میں کوئی خاص خطرہ تھا۔ مگر چونکہ قادیان ہماری مقدس جگہ ہے۔ احتیاطی طور پر بھی ایسا کرنا ضروری تھا ::

(س) جن کو آپ احراری کہتے ہیں۔ ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں (ج) میرے دل میں ان کے متعلق کوئی دشمنی نہیں ہے ان میں سے کوئی شخص دشمنی کی بات کرے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وُہ دشمن ہے۔

(س) احرار کانفرنس میں جو لوگ آئے۔ آپ ان کو دشمن سمجھتے تھے۔ (ج) اس وقت آنے والے کئی دوست بھی تھے

(س) احرار کو آپ دشمن سمجھتے تھے۔ (ج) جب کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ میں فلاں کو دشمن سمجھتا ہوں۔ تو اس کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دشمنی کر رہا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کہنے والے کے دل میں اس کے متعلق دشمنی ہے۔ میرے دل میں ان کے متعلق دشمنی نہیں۔ ان میں سے جو دشمنی والے فعل کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وُہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے۔

(س) کیا آپ نے ان کے متعلق دشمنی کا لفظ استعمال کیا (ج) یاد نہیں۔ کہ عام طور پر کیا ہو۔ ممکن ہے بعض خاص موقعوں پر کیا ہو۔

(س) الفضل اخبار آپ کا سرکاری گزٹ ہے۔ (ج) اس اخبار کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہے۔

(س) کیا آپ کا یہ اخبار اسی طرح کا ہے۔ جس طرح کا گورنمنٹ گزٹ ہوتا ہے (ج) گورنمنٹ گزٹ کا ہر لفظ گورنمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے۔ الفضل میں جو کچھ لکھتا ہے ایڈیٹر لکھتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اس کا ہر لفظ ہم لکھکر دیتے ہیں۔

(س) آپ کے حکم سے آپ کی مرضی سے بحیثیت جماعت یہ پرچہ جاری ہے (ج) اس کو میں نے جاری کیا تھا۔ پھر وقف کر دیا۔ صدر انجمن اس پراپرٹی کی مالک ہے۔ پھر میں اسے اپنی طرف کیوں منسوب کروں۔

(س) آپ کے حکم اور آپ کی مرضی سے یہ پرچہ جاری ہے۔ آپ کی اتھارٹی کے ماتحت الفضل جاری ہے (ج) اتھارٹی کے اگر یہ معنی ہیں۔ کہ الفضل کے مضامین کا میں ذمہ دار ہوں تو پھر غلط ہے۔ لیکن اگر یہ مراد ہو۔ کہ میں اسے بند کرانا چاہوں تو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ تو چونکہ یہ جماعت کی طرف سے جاری ہے۔ میں اسے بند کرانا چاہوں۔ تو کر سکتا ہوں۔

(س) آپ کے خطبات اس میں چھپتے ہیں (ج) اکثر چھپتے ہیں بعض نہیں بھی چھپتے۔

(س) جو چھپتے ہیں۔ انکے متعلق یہ شکایت تو نہیں پیدا ہوتی کہ غلط ہیں۔ (ج) کئی دفعہ یہ شکایت پیدا ہوئی ہے۔ کہ فلاں غلطی ہو گئی

(س) اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو دوسرے پرچہ میں اسے دور کر دیا جاتا ہے (ج) بعض دفعہ بہت دیر کے بعد غلطی کا علم ہوتا ہے۔ اگر کسی غلطی کے متعلق سمجھا جائے۔ کہ اصلاح ضروری ہے۔ تو ہو جاتی ہے ورنہ غلطی رہ بھی جاتی ہے۔ میں دوسرے خطبہ میں یا مجلس میں بیان کر دیتا ہوں۔ کہ فلاں بات غلط لکھی گئی ہے۔ درست یوں ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اخبار کے دوسرے ہی پرچہ میں اصلاح چھپ جائے۔

(س) جب احرار کانفرنس ہونے لگی تھی۔ انہی ایام میں آپ کے گھر کی تلاشی ہوئی تھی۔ اور اس سے برچھیاں نکلی تھیں۔ (ج) مجھے علم نہیں۔ کہ کسی کی تلاشی ہوئی۔ اور برچھیاں نکلیں۔ ایک شخص سے کھڈ سٹک لی گئی تھی۔

(س) جب احرار کانفرنس ہوئی۔ تو اس سے پہلے یا اس وقت آپ نے لوگوں کو تحریک کی۔ کہ بندوقیں اور تلواریں خریدیں (ج) اس کانفرنس کے قریب کے ایام میں میں نے کوئی تحریک نہیں کی۔ کہ اسلحہ خریدیں۔

(س) سنہ ۱۹۳۰ء میں یاد ہے۔ کہ اس قسم کی تحریک کی (ج) یقینی طور پر ساری بات یاد نہیں۔ وہ بات پیش کی جائے۔ تو بتا سکتا ہوں۔ کہ کیا مطلب تھا۔

(س) یہ جناب کو علم ہوگا۔ کہ احرار کانفرنس کے ایام میں قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی (ج) میں نے لوگوں سے سُنا تھا۔ کہ جاری کی گئی ہے۔ کسی افسر نے مجھے نہیں بتایا تھا

(س) احرار کانفرنس سے کچھ پہلے مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ پہلے آپ نے ان کے خلاف کوئی اشتعال انگیز تقریر کی تھی (ج) میں نے کبھی کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کی۔

(س) کیا آپ نے زبردست تقریر کی تھی۔ (ج) تقریر سامنے رکھی جائے تو بتا سکتا ہوں۔

(س) کیا آپ کو اتنا یاد ہے۔ کہ احراریوں کا ذکر کر کے آپ نے کہا تھا کہ یہ چیونٹی ہیں۔ اور ہم ہاتھی ہیں (ج) میرے سامنے وہ الفاظ پیش کئے جائیں۔ تو دیکھکر بتا سکتا ہوں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ ایک احمدی ایک ہزار پر بھاری ہے (ج) میں سوال سمجھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایسا ہے یا یہ کہ یہ میں نے کہا ہے۔

(س) سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپ نے ایسا کہا (ج) مجھے یاد نہیں میرے سامنے لایا جائے۔ تو بتا سکتا ہوں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں نے نہیں کہا۔ ممکن ہے۔ کہا ہو۔

(س) کیا آپکو یاد ہے۔ کہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ اور مسٹر گابا احراری امیدوار کھڑے ہوئے۔ تو آپ چاہتے تھے۔ کہ انکی بجائے حاجی رحیم بخش کامیاب ہو جائیں (ج) میں نے حاجی رحیم بخش صاحب کی تائید کی تھی۔

(س) کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسٹر گابا کامیاب ہو گئے (ج) میں نے اخباروں میں اعلان پڑھا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب آپکے مرید ہیں (ج) ہاں

(س) ان کی تقرری کی احرار نے بہت مخالفت کی تھی۔ اور بہت کچھ لکھا تھا۔ کہ وہ نہ ہوں (ج) چونکہ لوگوں میں مشہور تھا۔ کہ احرار نے مخالفت کی۔ یہ میں نے سُنا تھا۔ اور کثرت سے سُنا تھا۔ اس لئے میں نے یقین کیا۔ کہ مخالفت کی۔

(س) آپ نے ایک موقع پر کہا تھا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا کامیاب ہو جانا ہمارا روحانی معجزہ ہے۔ (ج) ایک آدھ لفظ کی کمی بیشی سے مفہوم میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے جب تک اصل الفاظ پیش نہ کئے جائیں۔ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کیا میں نے کچھ کہا تھا یا نہیں۔

(س) ۲۱ جون ۱۹۳۴ء کے الفضل میں آپ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۷ پر یہ الفاظ ہیں "ایک عام مومن۔ ۱۰ پر بھاری ہو جاتا ہے لیکن اگر اس سے بھی ترقی کرے۔ تو صحابہ کے طرز عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار کا مقابلہ کیا ہے" یہ آپ کے الفاظ ہیں۔ (ج) یہ میرے الفاظ ہیں۔ ان کے ساتھ یہ الفاظ ہیں درج کراتا ہوں۔ جن میں ان کی تشریح کی گئی ہے۔ کہ "آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" جو الفاظ سوال میں پیش کئے گئے ہیں۔ وُہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح ہے۔

(س) الفاظ میں جو لفظ مومن ہے۔ یہ اپنے متعلق ہی سمجھتے ہیں یا دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ احراریوں کی طرف تو نہیں منسوب کرتے (ج) نہیں۔ اپنی جماعت کے متعلق ہے۔ اس فقرہ میں مومن کے لفظ سے مراد احراری نہیں۔

(س) الفضل کا ایک پرچہ دکھا کر پوچھا۔ کہ اس میں زیر عنوان "اسمبلی کے امیدوار اور احراری" جو مضمون چھپا ہے۔ اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں (ج) یہ میرا مضمون نہیں۔ میں نے نہیں لکھا۔ اور میں کہہ چکا ہوں۔ میں الفضل کے ہر لفظ کا ذمہ دار نہیں

(س) ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کے الفضل میں آپ نے اپنی جماعت کو ڈائنامیٹ سے تشبیہ دی ہے۔

عدالت نے کہا۔ کہ یہ پرچہ داخل ہو چکا ہے۔

(س) کیا آپ نے ۹ دسمبر سے پہلے بھی ڈائنامیٹ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (ج) مجھے یاد نہیں۔ احراری کانفرنس سے پہلے یہ لفظ استعمال کیا ہو۔

(س) آپ کو انہی ایام میں جبکہ احرار کانفرنس ہوئی۔ شکایت تھی۔ کہ آپ کے چند آدمی آپ کی جماعت کے منافق ہیں۔ آپ نے ان کو بڑا للکارا۔ اور ان کے خلاف پُر زور خطبہ دیا۔

پھر کہا۔ آپ کو شکایت تھی۔ کہ آپ کی جماعت میں منافق ہیں جو دوسروں کو شکایتیں پہونچاتے ہیں۔

(ج) جس دن سے میں خلیفہ ہوا۔ بعض لوگ ایسے چلے آتے ہیں۔ اور ہر جماعت میں کچھ منافق ہوتے ہیں؛

(س) آپ نے اپنی جماعت کے روبرو خطبہ دیا جس میں زور دیا۔ کہ منافقوں کا پتہ لگائیں مجھے معلوم ہے۔ مگر میں بتانا نہیں چاہتا۔ (ج) اپنی جماعت کے کسی شخص نے جھوٹ بول دیا تو اسے ہم منافق کہیں گے۔ دوسرے فرقوں کے متعلق ہم منافق کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ ہاں اگر ان کا کوئی شخص اپنی قوم کے خلاف خفیہ کارروائی کرے جس سے عیسائی عیسائی ہو کر عیسائیوں کو نقصان پہنچائے۔ تو وہ شخص عیسائی منافق ہوگا۔ جس طرح احمدی احمدی ہو کر احمدیوں کو نقصان پہنچائے۔ تو وہ احمدی منافق ہوگا۔

عدالت:۔ ۱۵ اگست کے الفضل کے پرچہ میں آپ کی جو تقریر درج ہے۔ اور جس میں منافق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ آپ کی تقریر ہے (ج) ہاں۔

(س) اس تقریر میں منافق کا لفظ آپ نے کن لوگوں کی نسبت استعمال کیا ہے (ج) اپنی جماعت کے کمزور لوگوں کے متعلق۔

(س) قادیان میں پہلے بھی دوسرے مسلمانوں کا جلسہ ہوا آپ کو یاد ہے (ج) ہاں۔

(س) کب ہوا۔ (ج) سنہ یاد نہیں۔ یہ جانتا ہوں کہ پہلے ہوا۔

(س) آپ کو یہ یاد ہے۔ کہ ۱۹۲۳ء میں علما قادیان میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد نے انہیں سختی سے مارا پیٹا تھا۔ اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی تھی۔ (ج) مجھے ذاتی علم نہیں۔ کہ احمدیوں نے غیر احمدیوں کو سختی سے مارا پیٹا ہو۔

(نوٹ از رپورٹر)۔ قانون کی اصطلاح میں صرف وہ شہادت لی جا سکتی ہے۔ جو سماعی نہ ہو۔ مثلاً جس چیز کا رویت سے تعلق ہو۔ وہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہو۔ جس کا سماع سے تعلق ہو وہ خود کانوں سے سُنی ہو وغیرہ ذالک۔ حضرت امیر المومنین کا یہ جواب کہ ذاتی طور پر علم نہیں۔ قانون کی اس تصریح کی روشنی میں ہے۔

(س) آپ محمد حسین کو جانتے ہیں۔ جو قتل ہوا۔ (ج) میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اگر جاننے کا یہ مطلب ہے۔ کہ سُنا وہ قتل ہو گیا۔ تو یہ سُنا تھا۔

(س) محمد علی آپ کی جماعت کا آدمی تھا (ج) ہاں۔

(س) محمد علی کو پھانسی ہوئی تھی۔ (ج) ہاں۔

(س) محمد حسین جو قتل ہوا۔ کیا وہ عبدالکریم مباہلہ والے کا ضامن تھا۔ (ج) مجھے معلوم نہیں۔

(س) جب محمد علی کو پھانسی ہوئی۔ آپ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ (ج) جنازہ پڑھانا یاد ہے۔ کندھا دینا اچھی طرح یاد نہیں۔ ممکن ہے دیا ہو۔

(س) کیا محمد علی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ (ج) ہاں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ بہشتی مقبرہ خاص مقام ہے۔ قادیان میں اور اس میں خاص خاص آدمی دفن کئے جاتے ہیں (ج) وہاں ایسے لوگ دفن ہوتے ہیں۔ جنہوں نے وصیت کی ہو۔ اور جسے صدر انجمن نے قبول کر لیا ہو۔

(س) کیا وہاں دفن ہونے کا معاوضہ دینا پڑتا ہے (ج) ہر شخص جو اپنی جائداد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہے اشاعت اسلام کے لئے اسے دفن ہونے کی اجازت دی جاتی ہے

(س) محمد علی نے کوئی وصیت کی۔ اور کوئی جائداد انجمن کو دی (ج) مجھے وصیت کا یاد پڑتا ہے۔ لیکن جائداد دینے کے متعلق اس وقت یاد نہیں۔

(س) محمد علی کو قتل کی سزا دی گئی۔ اور اس کا جرم ثابت ہو گیا۔ کیا آپ جائز سمجھتے ہیں کہ اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے (ج) اس کا جواب تفصیل اور تشریح چاہتا ہے۔ اگر عدالت کہے تو جواب دے سکتا ہوں

(س) عنایت شاہ اور غریب شاہ جو ۱۹۳۳ء میں قادیان گئے اور انہوں نے وہاں احرار کا دفتر کھولا۔ ان کو آپ جانتے ہیں (ج) غریب شاہ کا نام سُنا ہے۔ عنایت شاہ کا نام نہیں جانتا (اس موقعہ پر عدالت کو توجہ دلائی گئی۔ کہ نام کی صحت کا ذمہ دار وکیل ہے)

(س) کیا عبدالکریم نے آپ سے کہا تھا۔ کہ مباہلہ کر لیں۔ (ج) ہاں۔

(س) آپ نے منظور نہیں کیا تھا (ج) چونکہ اسلام کے خلاف تھا اور قرآن کی شرطوں کے ماتحت نہ آتا تھا۔ اس لئے منظور نہ کیا۔

(س) کیا عبدالکریم نے مباہلہ نامی اخبار چیلنج سے پہلے جاری کیا تھا یا بعد میں (ج) مجھے یاد نہیں۔

(س) آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ عبدالکریم اور اس کے ساتھی مر جائیں گے (ج) ہر ایک نے مرنا ہے۔ اس قسم کی پیشگوئی کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے اس کے مرنے کی پیشگوئی کی۔

(س) کیا یہ اس وجہ سے آپ نے کہا تھا۔ کہ عبدالکریم نے آپ کو مباہلہ کے لئے کہا تھا (ج) حوالہ پیش کریں۔

(س) آپ کو معلوم ہے۔ کہ مباہلہ والوں کے مکان کو آگ لگ گئی تھی۔ (ج) سُنا تھا۔ ذاتی علم نہیں۔

(س) اپریل ۱۹۳۰ء کے آخر میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ مباہلہ والوں کا مکان کھڑا ہے۔ یا جل چکا ہے (ج) مجھے یاد نہیں۔

(س) ان کا مکان آپ کے مکان سے کتنی دور ہے (ج) ایک فرلانگ کے قریب ہوگا۔

(س) ۱۹۳۰ء کے بعد سے اب تک پتہ ہے۔ کہ وہ مکان کھڑا ہے (ج) یہ پتہ ہے کہ اب وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے۔

عدالت:۔ آپ کو کس طرح معلوم ہے۔ کہ وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے (ج) اس مکان کے متعلق مجھے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر عبدالعزیز صاحب نے بتایا تھا۔ کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ وہ جل گیا مکان گرا دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں کہا مجھے علم نہیں۔ میں نے یہ سُنا ہے۔ کہ گر گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ گرا دیا گیا ہے چونکہ یہ قانون ہے۔ کہ شاملات پر مالک کی اجازت سے جو مکان بناتا ہے جب وہ چھوڑ کر چلا جائے۔ تو وہ زمین مالک کو ملتی ہے اس کے ماتحت میرے ایک بھائی نے جس کے سپرد جائداد کا کام ہے۔ اس مکان کے گرنے یا گرائے جانے کے بعد جس کا مجھے علم نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو وہ جگہ دے دی۔ اور اب وہاں صدر انجمن کا مکان ہے۔

(س) کب سے ہے۔ (ج) یاد نہیں۔ شائد ۱۹۳۳ء کے آخر یا ۱۹۳۴ء کے شروع سے۔

(س) آپ محمد امین سے واقف ہیں (ج) ہاں۔

(س) عبدالکریم اور اس کے بھائی پر محمد امین نے حملہ کیا تھا اور اس پر عبدالکریم نے دعویٰ کیا تھا (ج) مجھے ذاتی علم اس کے متعلق نہیں

(س) یہی محمد امین ۱۹۳۱ء میں قتل کیا گیا قادیان میں۔ وہ اپنے ہاتھ سے مرا یا کسی نے اسے مارا۔ (ج) مجھے ذاتی علم نہیں۔ میں نے لوگوں سے سُنا۔ کہ اس نے ایک شخص پر حملہ کیا۔ اس میں وہ زخمی ہو کر مر گیا۔

اس پر ایک بجے عدالت لنچ کے لئے برخاست ہوئی۔

لنچ کے بعد سوا دو بجے کارروائی شروع ہوئی۔

(س) آپ کو یاد ہے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو احراریوں کے جلسہ پر آپ نے خطبہ دیا۔ جو الفضل ۲۱ اکتوبر میں چھپا ہے۔ (ج) ہاں (اس کے متعلق مزید سوال کرنے چاہے۔ عدالت نے کہا۔ پرچہ اگر پڑھا جا چکا ہے۔ ان سوالات کی ضرورت نہیں)

(س) آپ یہ بتلایئے۔ کہ آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ محمد صاحب آخری نبی ہیں (ج) میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں

(س) آپ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے۔ (ج) ہاں۔

(س) دوسرے جو مسلمان ہیں۔ وہ اس بات کے خلاف کہتے ہیں۔ (ج) بعض لوگ اختلاف نہیں کرتے۔ ہزار ہا دل سے مانتے ہیں۔ مگر ظاہر ہونے کی جرأت نہیں کرتے۔ کہ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ اور دین کے لئے قربانیاں کریں۔

(س) ان کی فہرست آپ کے پاس ہوگی (ج) فہرست نہیں۔ مختلف اوقات میں ایسے لوگ باتیں کرتے ہیں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ اور بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہیں۔ اور علماء بھی (ج) بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔

(س) جمعیۃ العلماء دہلی والے مخالف ہیں۔ یا نہیں۔ (ج) مخالف ہیں۔

(س) فرنگی محل والے بھی مخالف ہیں۔ (ج) ہاں۔

(س) جمعیۃ العلماء سہارنپور والے (ج) مجھے معلوم نہیں۔ کہ سہارنپور میں کوئی جمعیۃ العلماء ہے۔

(س) بریلی والے (ج) اس سے آپ کی کیا مراد ہے وہاں ہمارے بھی آدمی ہیں۔

(س) وہاں کے علماء (ج) ان کا نام لیں

(س) دیوبند کے علماء (ج) ہاں مخالف ہیں مگر موجودہ علماء۔ ان کے بانی مولوی محمد قاسم صاحب اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں

(س) کیا یہ لوگ اس بات کی وجہ سے مخالف ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ مرزا صاحب ان کو سخت الفاظ کہتے رہے۔ اور وہ ان کو کہتے رہے (ج) یہ حقیقت نہیں بلکہ بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے پہلے بُرا بھلا کہا۔ اور حضرت مرزا صاحب نے ان کو جواب دیا۔ اور ان کے اعتراضوں کو رد کیا۔

(س) آپ یہ مانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مانتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر جان سے بھی زیادہ عزیز ہے (ج) ہم سوائے اللہ تعالےٰ کے اپنی جانوں سے کیا سب چیزوں سے زیادہ عزیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

(س) دوسرے مسلمانوں کے متعلق پتہ ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔ (ج) کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو پرواہ نہیں کرتے۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو زبردست عقیدت رکھتے ہیں

(س) کیا یہ درست ہے کہ آپ محمد صاحبؐ کی عزت برقرار رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔ (ج) بے شک میں برداشت نہیں کروں گا۔ کہ کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں اس سے لڑ پڑوں گا۔ بلکہ میرے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی بُرا کہیگا۔

(س) جو یہ کہے کہ میں اسلام میں داخل ہوں۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا۔ اور تمام رسولوں سے بڑھ کر نہیں مانتا اسے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ (ج) میرے نزدیک مسلمان ہو کر جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے۔ وہ غلطی کرتا اور اسلام کے خلاف کہتا ہے۔ اور میرے نزدیک جو مسلمان یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت قیامت تک جاری ہے۔ بلکہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ آپ کی نبوت ختم ہو کر اور نبوت کی ضرورت ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔

(س) آپ نے ایک طرف تو کہا کہ جو مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہ تھے۔ اور دوسرے انبیاء سے بڑھ کر نہیں مانتا۔ وہ غلطی کرتا ہے اور دوسری طرف کہا جو نبوت ختم سمجھتا ہے وہ اسلام کے خلاف کرتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ (ج) آخر اسے کہتے ہیں جو بعد میں آئے۔ جو اندر ہی ہو وہ بعد نہیں کہلاتا۔

(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ مگر دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ (ج) ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تابع ہے وہ بعد نہیں۔ اور یہ درست نہیں کہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم کے تابع کوئی نبی نہیں آسکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ آدھا دین ان سے سیکھو۔ وہ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ (مجمع البحار تکملہ) کہ بے شک یہ تو کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر بہت سے صحابہ کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(س) میں نے صحابہ کے متعلق نہیں پوچھا (ج) میں صحابہ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ صحابہ مسلمان تھے۔ اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ ایسا نبی آسکتا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ آپ کے ماتحت آپ کی شریعت قائم کرنے کے لئے نبی آسکتا ہے۔ دوسرے سارے مسلمان اس کا انکار نہیں کرتے۔ ان میں بھی ایسے ہیں۔ جو اس بات کو مانتے ہیں

(س) کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں اختلاف کا بنیادی مسئلہ یہی ہے۔ کہ وہ رسول کریم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ مگر آپ مانتے ہیں۔ (ج) یہ نہیں۔ اس لئے کہ یہی بات جب دوسری جگہ دیکھتے ہیں۔ تو ہماری مخالفت کرنے والے وہاں ناراض نہیں ہوتے۔ ہمارے خلاف عوام میں شورش پیدا کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں۔

(س) آپ کے نزدیک ان کے اختلاف کی وجہ کیا ہے

(ج) یہ ان سے پوچھیں۔

(س) آپ کی پارٹی کا آپ کے والد صاحب کے زمانہ میں بھی اور اب بھی دوسرے مسلمانوں سے کیا یہی جھگڑا ہے۔ کہ آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتے (ج) میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔

(س) آپ مانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے بعد ان کی جماعت کی دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک لاہور کی پارٹی۔ اور ایک قادیان کی (ج) ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے بعد دو پارٹیاں ہو گئیں۔

(س) آپ دوسرے خلیفہ ہیں (ج) ہاں

(س) اگر کوئی کہے کہ میرا رتبہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے۔ تو آپ اس کے متعلق کیا کہیں گے (ج) میں کہہ چکا ہوں کہ جو یہ کہتا ہے غلطی کرتا ہے۔

(س) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لاہوری جماعت کے لوگوں کو آپ سے اصولی اختلاف یہی ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی سمجھتے ہیں۔ (ج) میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے ذاتی عداوت اختلاف کی اصل ذمہ وار ہے۔ (س) حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے۔ کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا (ج) یہ ٹھیک ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ یہ کہنے والا اپنا رتبہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

جس کا یہ مطلب ہے کہ میں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ اسی طرح سینکڑوں جگہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم ہوں ایک منٹ ان سے جدا ہونا میرے لئے موت ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم یعنے ہر برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ اور وہ بڑا مبارک ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی۔ یعنی میں خود۔ اس الہام کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے تمام بزرگوں سے آپ کا درجہ بڑا تھا۔

(س) آپ اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ تمام دنیا کو دشمن سمجھے (ج) میرے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک سب دنیا سے ہوشیار نہ رہے

(س) میں کہتا ہوں۔ آپ نے کہا سب کو دشمن سمجھو (ج) فقرہ دکھائیں۔

(س) کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو نبی ہوتا ہے۔ وہ عام انسانوں سے اخلاق میں بہت بڑھ کر ہوتا ہے۔ (ج) اس وقت کے عام مسلمانوں میں سے ایک حصہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبیوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور مسلمانوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں۔

(س) کیا آپ کے نزدیک نبی اخلاقی طور پر دوسروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ (ج) ہماری جماعت کا بے شک یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی کی زندگی کامل ہوتی ہے۔ اور اپنے زمانہ کے لوگوں سے ہر اخلاقی مذہبی حالت اس کی مکمل ہوتی ہے۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ جو نبی ہوتے ہیں۔ ان کی سادہ زندگی ہوتی ہے۔ وہ عیش و آرام نہیں کرتے۔ مصیبتیں جھیلتے ہیں (ج) سادہ زندگی نسبتی امر ہے۔ حضرت سلیمان نے گھوڑے رکھے ہوئے تھے۔ قلعے بناتے تھے۔ دیگیں چڑھاتے تھے ایک عورت کے لئے انہوں نے قیمتی تخت بنوایا۔ حالانکہ وہ نبی تھے۔

؎ (نوٹ از رپورٹر) اس طرز سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بار بار نام لینا دوسرے وکلاء نے بھی بُرا محسوس کیا۔ کہ مسلمان وکیل اس طرح نام لیتا ہے

سادہ زندگی نسبتی لحاظ سے ہوتی ہے۔ یعنی ایسی زندگی بسر کرنا جو نبی کی ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ یا ایسی زندگی جس کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر برا ہو۔ وہ نبی کی نہیں ہوسکتی۔

(س) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ (ج) آپ کی زندگی بھی مقابلہ کے لحاظ سے سادہ تھی۔ ورنہ آپ کے پاس گھوڑے تھے۔ اور کئی صحابہ کے پاس نہ تھے۔

(س) کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جَو کی روٹی کھاتے تھے۔ (ج) کبھی کبھی کھاتے تھے۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ کے پاس کپڑا نہ ہوتا اور چٹائی پر ننگے بدن سوتے۔ (ج) کبھی ایسا بھی ہوتا مگر کبھی حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کے پاس ایک سے زیادہ لباس بھی ہوتا تھا۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ محمد صاحب کی زندگی کو کامل نمونہ سمجھتے ہیں۔ (ج) یقیناً جن حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کام کیا۔ ان حالات میں وہی کام سب سے افضل ہے۔

(س) یہ ٹھیک ہے۔ کہ نبی کے شایان شان نہیں۔ کہ سوا خدا کے کسی اور سے ڈرے۔ (ج) یہ ٹھیک ہے۔ کہ نبی خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

(س) کیا بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کو بڑا ناز ہے۔ کہ آپ نے انگریزوں کی بڑی خدمت کی۔ اس موقع پر سرکاری وکیل نے کہا کہ آپ ناز کا لفظ استعمال نہ کیجئے کہ یہ اچھا لفظ نہیں۔ (ج) بانی سلسلہ احمدیہ۔ مجھے اور جماعت کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا۔ کہ انگریزوں نے اس ملک میں امن قائم کیا۔ اور ملک کی خدمت کی۔ مجھے فخر ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا۔ کسی کی خوشامد نہیں کی۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار کیا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے فخر ہے کہ میں نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

(س) یہ آپ کو معلوم ہے کہ جہاد مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے۔ (ج) آپ تشریح کریں۔ کہ آپ جہاد کا کیا مطلب سمجھتے ہیں

(س) کتاب تریاق القلوب مرزا صاحب کی کتاب ہے

(ج) ہاں

(س) انگریزوں کے متعلق کیا یہ درست ہے۔ کہ آپ کو ہمیشہ ان سے فائدے پہنچے۔ (ج) مجھے یا جماعت کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ہم ان کے انصاف کی قدر کرتے رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں

(س) اگر کسی کو کوئی کتا کہے یا اور کوئی لفظ۔ تو کیا یہ درست ہے۔ (ج) بطور گالی ایسے لفظ کا استعمال درست نہیں

(س) کتے میں ایک صفت وفاداری کی بھی ہے۔ اگر کوئی اس صفت کی وجہ سے کسی کو کتا کہے۔ تو یہ درست ہوگا۔ (ج) نہیں۔ یہ لفظ صفت کے اظہار کے لئے اسی وقت درست ہوگا۔ جبکہ کسی کی برائی کا اظہار مدنظر ہو۔ اور اسی وقت جائز ہوگا۔ جب کہ ایسے شخص کے متعلق ایسا لفظ استعمال کیا جائے۔ جو خود ایسے الفاظ استعمال کر چکا ہو۔ یعنی صرف اس صورت میں جائز ہوگا (صفت کے طور پر استعمال کرنا) جب کہ اس کا موصوف اس سے زیادہ سخت الفاظ کتا کہنے والے کے متعلق استعمال کر چکا ہو

(س) یہ ٹھیک ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بڑے سخت الفاظ مسلمانوں کو کہے (ج) کبھی جواب کے سوا نہیں کہے اور جوابی طور پر ان سے کم سخت الفاظ کہے ایسے لوگوں کے متعلق جنہوں نے پہلے بہت زیادہ سخت الفاظ آپ کے متعلق استعمال کئے

(س) انجام آتھم مرزا صاحب کی کتاب ہے (ج) ہاں

(س) اس کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہوا ہے۔ کہ اے بدذات فرقہ مولویاں (ج) جواب میں کہا ہے۔ اور ان کو کہا ہے جنہوں نے اس سے بہت زیادہ سخت الفاظ کہے۔

(س) اگر کوئی مجھے گالی دے۔ اور میں جواب میں گالی دوں تو یہ برا نہیں۔ (ج) میرا مذہب اسلام کہتا ہے کہ اگر حد سے بڑھنے والے کو تنبیہ کے طور پر جواباً کوئی نسبتاً کم سخت لفظ کہا جائے۔ تو جائز ہے۔ گالی نہیں۔ کیونکہ گالی جھوٹ ہوتا ہے

(س) جو دوسرے مسلمان ہیں۔ کیا آپ کی جماعت کے لوگ انکو نہ لڑکیاں دیتے۔ اور نہ انکی لڑکیاں لیتے ہیں۔ (ج) ہم لڑکیاں دیتے نہیں لے لیتے ہیں سوائے تین چار سال کے کہ ہماری جماعت میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس لئے اپنے اندر رشتے کرنے کے لئے عارضی طور پر ایک مدت مقرر کر دی ہے۔ کہ دوسروں کی لڑکیاں نہ لی جائیں

(س) اگر کوئی مر جائے اور وہ احمدی نہ ہو۔ تو کیا آپ اس کے جنازہ پر جائیں گے (ج) جنازہ پر جائیں گے دفن کریں گے۔ مگر جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

(س) جو احمدی نہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے۔ یا نہیں۔ (ج) نہیں۔

(س) جو احمدی نہیں۔ وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (ج) یہ وہ بتا سکتا ہے۔ کوئی میرے پیچھے نماز پڑھے مجھے اس سے کیا۔ میں نے کبھی کسی کو روکا نہیں۔

(س) کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ اسلام میں حکم ہے تبلیغ کرو (ج) ہاں

(س) تبلیغ کا کام آپ شد ومد سے کرتے ہیں۔ آپ نے یوم التبلیغ مقرر کیا ہوا ہے۔ (ج) ہاں یہ ٹھیک ہے۔

(س) آپ سمجھتے ہیں۔ تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا حق ہے (ج) دنیا کے ہر شخص کا خواہ وہ عیسائی ہو۔ یا ہندو۔ حق ہے۔ کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے۔ مسلمان کی کیا شرط ہے۔

(س) یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ تبلیغ کرتے وقت سخت الفاظ نہ کہے (ج) اس شرط کے ساتھ جو پہلے بیان کر چکا ہوں۔

(س) انوار الاسلام مرزا صاحب کی کتاب ہے (ج) ہاں

(س) کئی آدمی ایسے ہیں۔ جو پہلے آپ کے ساتھ شامل تھے پھر اوروں کے ساتھ جا شامل ہوئے (ج) ہر سال چار پانچ چھ ہزار مرد میری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جانے والے سال میں دو چار ہوتے ہونگے۔ اور کبھی نہیں بھی ہونگے

(س) جب قادیان میں احرار کانفرنس ہوئی۔ تو آپ نے برا مانا اس وجہ سے کہ آپ کے آدمی ان میں شامل نہ ہو جائیں۔ (ج) میں اس وجہ سے کس طرح برا مان سکتا تھا۔ جب کہ ہماری جماعت کے متعلق گورنمنٹ کا آرڈر تھا۔ کہ وہاں کوئی نہ جائے میں نے تو شکوہ کیا تھا۔ کہ کانفرنس اگر ہمارے لئے کی گئی تھی تو ہمیں جانے سے کیوں روکتے تھے۔ اور کیوں نہ جانے دیا

(س) سید اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کہلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ (ج) چند ایک سید اپنے متعلق نواسے کا لفظ مجازاً استعمال کرتے ہیں۔ باقی نہیں۔ ہاں یوں تو سارے ہی سید رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی اولاد ہیں۔

(س) آپ کو معلوم ہے۔ کہ احرار کے پاس کچھ سرمایہ ہے۔ (ج) مجھے کیا پتہ ہے۔

(س) آپ کے پاس قادیان میں انصاف کا محکمہ ہے

(ج) انصاف کے محکمہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔

(س) جہاں جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ج) ایسے جھگڑے جو قابل دست اندازی پولیس نہیں ہوتے ہمارے پاس آ جائیں۔ تو ان کے لئے فیصلہ کرنے والے مقرر کر دئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ طے کر دیں۔ اور جو پولیس کی دست اندازی کے قابل ہوں۔ ان کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے۔ پولیس میں لے جائیں۔

(س) اس کے لئے کوئی محکمہ قائم کیا ہوا ہے۔ (ج) ہاں محکمہ قضا ہے۔

(س) اس میں دیوانی مقدمات بھی کئے جاتے ہیں (ج) ہاں مالی معاملات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے مگر ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے

(س) آپ کے اس محکمہ میں یا کوئی شکایت کرنی ہو۔ تو اس کے لئے کوئی کاغذ مقرر کیا ہوا ہے (ج) مجھے اس کا علم نہیں مجھے جہاں تک علم [illegible] ہے۔ یہ محکمہ قضا کو علم ہوگا

(س) (ایک کاغذ دکھا کر) اس شکل کا کاغذ آپ نے دیکھا ہوا ہے۔ یہ لوکل انجمن احمدیہ کا ہے (ج) میرے سامنے یہ کبھی نہیں آیا میں آج پہلی دفعہ اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس کا محکمہ قضا سے واسطہ نہیں۔ یہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور لوکل انجمن الگ ہے۔ اور مرکزی انجمن الگ۔

(س) آپ کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ یہ کاغذ ایک آنہ کو بکتا ہے (ج) نہیں۔

(س) مرزا بشیر احمد صاحب آپ کے کیا لگتے ہیں (ج) میرے بھائی ہیں۔

(س) آپ نے یہ بھی مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ احمدی آپس میں تجارت کریں۔ دوسرے مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں سے نہ کی جائے۔ (ج) ایک دفعہ بعض لوگوں نے شکایت کی تھی۔ کہ ہندو بازار میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ جو لوگ مخالفین کی باتیں برداشت نہ کر سکیں۔ اور انہیں ان سے خوف ہو۔ وہ وہاں نہ جائیں۔ اور آپس میں لین دین کریں۔ لیکن جو لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں۔ وہ بے شک ان سے سودا لیں۔ اس پر بعض نے پہلا اقرار کیا۔ بعض نے دوسرا۔ ورنہ میرا حکم نہیں۔ کہ ہندوؤں یا سکھوں یا عیسائیوں سے نہ خریدیں۔ چنانچہ لوگ سودا انہیں خریدتے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو اس اقرار سے باہر رہے۔ اور خریدتے ہیں۔ لیکن یہ بھی صرف قادیان میں ہے باہر کے لئے نہیں۔ میں خود قادیان کے باہر کے ہندوؤں سے کئی دفعہ سودا خریدتا ہوں۔ کچھ ہندو قادیان کے بھی ہیں۔ جن سے یہ اقرار کرنے والے بھی خریدتے ہیں۔ مثلاً لالہ گنہیا شاہ صاحب۔

(س) اللہ دتا میرزسی قادیان کو آپ جانتے ہیں۔

(ج) نہیں۔

(س) مرزا مہتاب بیگ کو جانتے ہیں (ج) ہاں۔

(س) کیا کام کرتے ہیں۔ (ج) درزی کا۔

(س) چودھری حاکم علی کو جانتے ہیں (ج) جانتا ہوں

(س) قادیان میں آپ کے وزیر خارجہ وزیر عامہ بھی ہے۔

(ج) میرے کوئی وزیر قادیان میں یا اور کہیں نہیں۔

(س) آپ نے جو کام کرنا ہو۔ خود کرتے ہیں (ج) ہمارا انتظام یہ ہے۔ کہ صدر انجمن کے مختلف محکموں کے افسر مقرر ہیں۔ ان کو ناظر کہتے ہیں۔ ان کو مقرر میں کرتا ہوں۔ اور وہ جواب وہ قانونی طور پر صدر انجمن کے آگے ہوتے ہیں۔ اور اپنے صیغہ کے آخری ذمہ وار ہوتے ہیں۔ صدر انجمن انتظامی جماعت ہے۔ ناظروں کو میں اس لئے مقرر کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے۔ میں دیکھ لوں۔ جو مقرر ہوئے وہ ہمارے منشاء کو پورا کرنے والے اور موزوں [illegible]

(س) آپ نے احمدیہ کور بنائی ہے (ج) صدر انجمن کے انتظام کے ماتحت بنی تھی۔ اب مجھے اس کے متعلق علم نہیں۔

(س) کب سے نہیں (ج) دو ڈیڑھ سال سے اس کا کوئی کام میرے سامنے نہیں آیا۔ اور میں نے سُنا نہیں کہ اس نے کوئی کام کیا۔

(س) آپ نے آدمی مقرر کیا نشانہ سکھانے کے لئے (ج) اس کا صدر انجمن سے تعلق ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ اب ایسا انتظام ہے یا نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ پہلے اس قسم کا انتظام تھا جیسے سکاؤٹ وغیرہ کا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ جلسوں وغیرہ کا انتظام کریں۔ مجھے دو سال سے اس کے متعلق علم نہیں۔ کہ اب یہ انتظام ہے یا نہیں۔

(س) عورتوں کو بھی نشانہ وغیرہ سکھایا جاتا ہے۔ (ج) میں نے اپنی بیویوں سے بعض اوقات بندوق چلوائی ہے۔ اور جس گھر میں بندوق ہو۔ اس کی عورتیں کبھی چلا لیتی ہیں۔ یوں عورتوں کے لئے اس قسم کا کوئی انتظام نہیں۔

(س) نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے۔ اور غلام نبی بھی۔ (ج) میں ان کو جانتا ہوں۔ نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے سکول میں اور غلام نبی چوکیداروں کا دفعدار ہے۔

(س) یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کو کہا فوجی تعلیم سیکھو۔ (ج) فوجی تعلیم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا یہ کہ فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔

(س) نہیں یہ کہ نشانہ وغیرہ سیکھو۔ بندوقیں رکھو۔ (ج) میں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں۔ کہ جن کو لائسنس مل سکتے ہیں۔ ان کو بندوقیں لینی چاہئیں۔ اور چلانی سیکھنی چاہئیں۔

(س) آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمام دنیا کو فتح کر لیں گے۔

(ج) ہر مذہب والے کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ سچائی اس کے پاس ہے۔ وہ دُنیا کو اپنا ہم خیال بنا لے گا۔ ہمارے پاس سچائی ہے۔ ہم بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک وقت سب دنیا ہمارے مذہب میں داخل ہو جائے گی۔

(س) آپ کو یاد ہے کہ ملائکۃ اللہ آپ کی کتاب ہے (ج) یہ میرا لیکچر ہے۔

(س) اس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ زارِ روس کا سونٹا چھین کر مجھے دیا گیا۔ (ج) یہ میرا الہام نہیں

عدالت کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے کارروائی بند کی گئی۔ اور بیان سننے کے بعد حضرت امیر المومنین نے لکھایا۔

مجھے بعد میں محمد علی صاحب کی وصیت کے متعلق یاد آیا۔ کہ ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ وفات کے وقت ان کا قرضہ انکے مال سے زیادہ ہو گیا ہے لیکن انکی زندگی میں انجمن انکی وصیت منظور کر چکی ہے۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں انکو دفن کیا جائے۔

اسکے بعد پانچ بجے کے قریب حضور بخیریت واپس تشریف لے آئے :-

احمدیہ پراونشل ایسوسی ایشن بہار کا سالانہ جلسہ

احمدی مبلغین کی پُرجوش تقریریں

بھاگلپور ۲۳ مارچ۔ امیر الدین صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔

احمدیہ پراونشل ایسوسی ایشن بہار کا پانچواں سالانہ اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو شاندار کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ قادیان کے فاضل علماء نے پُرجوش اور رُوح پرور لیکچر دیئے۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نومسلم مولوی فاضل اور سنسکرت کے عالم۔ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل۔ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل اور حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے زبردست تقریریں کیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کیا گیا۔ اسلام کے فضائل دیگر ادیان پر۔ محاسنِ اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت کی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر یہ سب سے بڑا احسان ہے۔ کہ اس امت میں آپ کے فیض سے نبی پیدا ہو سکتے ہیں احمدی عورتیں مرد بہار کے مختلف حصص سے بتعداد کثیر شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ مقامی غیر احمدی اور ہندو بھی کثرت سے شریک ہوئے :-

نبی گر نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جو آئے ابتدا میں رونق غارِ حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر
کوئی ہو امتی کامل تو پا جائے نبوت بھی
"نبی اُمت سے خارج ہو اگر آئے جدا ہو کر"

(حسن رہتاسی)

گورداسپور میں احمدیوں کا اجتماع اور اخبار "احسان"

احسان ۲۵ مارچ لکھتا ہے :-

خلیفہ قادیان کے ایک ہزار مرید سپیشل ٹرین میں آئے۔ اور چار ہزار کے قریب اشخاص ادھر ادھر سے جمع ہو گئے۔ سب سے زیادہ تعداد لاہور سے آئی۔ مرزائی کیمپ میں کھانے کا وسیع پیمانہ پر انتظام تھا :-

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء — نمبر ۱۲۲ - جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر گورداسپور

گورداسپور میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان اجتماع

قادیان ۲۴ مارچ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ مارچ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں گواہی دینے کے لئے بذریعہ موٹر گورداسپور تشریف لے گئے۔ چونکہ قادیان سے ایک بہت بڑی تعداد میں احباب گورداسپور جانے والے تھے۔ اس لئے سپیشل ٹرین کا انتظام کیا گیا۔ اور ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر قادیان سے سپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ جس میں اس کثرت سے احمدی سوار ہوئے کہ گاڑی میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ اس قافلہ کا امیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا جن کی طرف سے تمام احباب کو ہدایت کی گئی۔ کہ راستہ میں دعائیں کرتے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے فضل طلب کریں۔

بٹالہ کے سٹیشن سے بعض اور دوست بھی گاڑی میں سوار ہوئے۔ اور گاڑی بٹالہ سے چل کر گورداسپور جا ٹھہری۔ گاڑی سے اترنے سے قبل تمام احباب نے دعا کی۔ سٹیشن سے نکل کر مجمع ایک ترتیب کے ساتھ میاں محمد نصیب صاحب کی اس کوٹھی کی طرف جو کچہری کے قریب ہے۔ اور جہاں نظارت ضیافت کی طرف سے احباب جماعت کے قیام و طعام کا انتظام تھا۔ روانہ ہوئے اسی وقت جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر پہنچے۔ تو سینکڑوں دوستوں نے حضور کا استقبال کیا۔ اور حضور کے ہمراہ کیمپ میں داخل ہوئے۔ ایک بہت بڑی تعداد میں احباب بٹالہ امرت سر۔ لاہور گوجرانوالہ فیروزپور شیخوپورہ اور سیالکوٹ وغیرہ سے بھی پہنچے ہوئے تھے۔ گاڑی میں سفر کرنے والوں کا اندازہ ایک ہزار تھا

گورداسپور میں سات ہزار کے قریب مجمع ہو گیا۔ گیارہ بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچہری بذریعہ موٹر تشریف لے گئے۔ اس پر سینکڑوں احباب کچہری چلے گئے۔ اور جب تک حضور کورٹ کے کمرہ میں رہے احباب باہر کھڑے رہے۔ کیمپ میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں نظموں کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس نے تقریر کی۔ آپ نے آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ انبیاء کے ماننے والوں کی ہمیشہ مخالفت کی جاتی رہی ہے اور اسی کے ماتحت ہماری مخالفت کی جا رہی ہے۔ تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ اس کے بعد کھانا کھانے کے لئے جلسہ برخاست کیا گیا۔ اور احباب نے کھانا کھایا۔

ایک بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچہری سے واپس تشریف لائے۔ اور مجمع نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد نماز ظہر و عصر حضور نے قصر کر کے پڑھائیں۔ ۲ بجے حضور پھر گواہی دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور پانچ بجے کے قریب واپس تشریف لائے۔ اور موٹر سے اترتے ہی مجمع میں تقریر فرمائی۔ جس میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مومنوں کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دنیا پر غالب آئیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی کے ماننے والوں پر زلزلے آئیں گے۔ اگر کہا جاتا کہ نبی کے ماننے والوں کے لئے پھولوں کی سیج بچھائی جائے گی۔ تب تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ ہمیں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں۔ مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ انبیاء کی جماعتوں کو کانٹوں پر سے گذارتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم پر بھی مشکلات آئیں گی مصائب آئیں گے۔ مگر آخر کامیابی ہمارے لئے ہے۔ آپ لوگ عبادتیں کریں دعائیں مانگیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کریں۔

آخر میں حضور نے اس موقعہ پر آنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کا بھی جو آج آئے۔ اور ان کا بھی جو پھر آئیں گے۔ میں سفر میں دعا کرتا آیا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں پر جو آج آئے۔ اپنے خاص الخاص فضل نازل فرمائے۔ اور ان پر بھی فضل نازل کرے جو پرسوں آئیں گے چونکہ گاڑی کے جانے میں وقت بہت کم رہ گیا تھا۔ اس لئے حضور نے جانے والوں کو اجازت بخشی اور چھ بجے کے بعد سپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ حضور بذریعہ موٹر واپس تشریف لائے۔ اس موقعہ پر چار ہزار کے قریب مختلف ٹریکٹ گورداسپور میں تقسیم کئے گئے۔ احاطہ کچہری میں ایک بہت بڑا ہجوم احمدی احباب کا سارا دن جمع رہا [illegible] پولیس کا انتظام وسیع پیمانہ پر تھا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ تا ۲۳ مارچ ۳۵ء کو حضرت امیر المومنین کی بیعت کرنے والوں کے نام

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت		۹	عبد الرحمن خان صاحب	بنگلور سٹی
۱	عبد الرشید صاحب۔	سیالکوٹ	۱۰	کرم الدین صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲	عبد القادر خان صاحب۔	ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱۱	عطا محمد صاحب	" "
۳	رب نواز خان صاحب۔	ضلع جہلم	۱۲	محمد الدین صاحب	" "
	تحریری بیعت		۱۳	ضمیر احمد صاحب	ضلع میرٹھ
۴	غلام نبی خان صاحب	ریاست جموں	۱۴	عالم دین صاحب	ضلع گورداسپور
۵	فقیر محمد صاحب انصاری	حیدرآباد سندھ	۱۵	عبد الرحمن صاحب	" "
۶	میر احمد صاحب	ضلع ہزارہ	۱۶	پٹھاناں	" "
۷	غلام فاطمہ صاحبہ	بنوں	۱۷	رمضان	" "
۸	زینب بی بی صاحبہ	"			

ضروری خبریں

مسولینی نے روما سے ۲۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق ان لوگوں کو جو ۱۹۱۱ء سے بھرتی شدہ ہیں۔ بطور احتیاط باقاعدہ فوج میں شامل ہونے کے لئے بلالیا ہے۔ اور اس طرح اب اٹلی کی فوج ۶۵۰۰۰۰ ہوگئی ہے۔ اور ۴۰۰۰۰۰ فیسی اسٹ ملیشیا اس کے علاوہ ہے جو رائفلوں اور مشین گنوں سے پوری طرح مسلح ہے۔ مسولینی نے سیاہ پوشوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر حالت کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمیں منزل مقصود پر پہنچنے کی راہ میں جو بھی مشکلات پیش آئیں گی ان پر غالب آئیں گے۔

بمبئی کونسل میں ۲۳ مارچ کو ایک ممبر نے تحریک پیش کی کہ کراچی میں جو گولی چلائی گئی ہے۔ اس کے متعلق فوجی حکام کے رویہ کی تحقیقات کیجائے نیز ایک انکوائری کمیٹی اس بات کے لئے بٹھائی جائے۔ کہ گولی چلانے سے قبل پوری احتیاط کی جا چکی تھی یا نہیں۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ افواج نے گولی مجسٹریٹ کے حکم سے چلائی۔ اس لئے فوجیوں کے رویہ کی تحقیقات غیر ضروری ہے۔ اور جب تک حکومت کے پاس تفاصیل نہ پہنچ جائیں۔ انکوائری کمیٹی کے تقرر کے سوال پر غور نہیں کیا جاسکتا۔

والیان ریاست کے وزراء کی ایک کمیٹی ۲۳ مارچ نظام پیلس دہلی میں منعقد ہوئی۔ گیارہ ریاستوں کے نمائندے شریک ہوئے سر اکبر حیدری صدر تھے۔ انڈیا بل اور فیڈریشن کے متعلق بحث و تمحیص ہوتی رہی۔

کولمبو سے ۲۳ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ منسٹر آف ہیلتھ کی رپورٹ کے مطابق ملیریا کا زور اب وہاں کم ہو رہا ہے۔

گداگری کے انسداد کے لئے میونسپل ایکٹ کے ماتحت لاہور پولیس کی طرف سے سات گداگروں کے چالان کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جاچکا ہے۔ ۲۳ مارچ کو انہیں ایک مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ جس نے معمولی تنبیہ کے بعد انہیں چھوڑ دیا۔

حکومت یمن کے وزیر خارجہ نے ایک اعلان کیا ہے جس میں سلطان ابن سعود پر حرم پاک میں قاتلانہ حملہ کے متعلق اپنے انتہائی رنج و قلق کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ بات قابل یقین معلوم نہیں ہوتی کہ قا[illegible] حملہ کرنے والے یمنی زیدی تھے۔ تاہم حکومت یمن نے سید عبداللہ الوزیر کو جو اس وقت مکہ معظمہ میں مقیم ہیں۔ اس امر کی ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت سعودیہ عربیہ کی خواہشات اور ہدایات کے مطابق اس ہولناک واقعہ کی پوری تحقیق و تفتیش کرے

مسٹر تصدق احمد شیروانی اسمبلی کے مسلم کانگرسی رکن ۲۱ / ۲۲ مارچ ۵۷ سال کی عمر میں دہلی میں انتقال کر گئے۔ آپ کی موت گردن توڑ بخار کے باعث ہوئی جنازہ دفن کرنے کے لئے علی گڑھ لے جایا گیا

حادثہ کراچی کے مقتولین و مجروحین کی امداد کے لئے جو ریلیف کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ۲۲ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ گورہ فوج کے افسر کی طرف سے اس میں ایک سو روپے کی رقم بطور چندہ موصول ہوئی ہے علاوہ ازیں کمیٹی کو یقین دلایا گیا ہے کہ اس موقعہ پر رجمنٹ کو جو ناگوار فرض ادا کرنا پڑا۔ اس پر وہ بے حد متاسف ہے

سرحدی کونسل میں پشاور سے ۲۳ مارچ کی اطلاع کے مطابق مسٹر کنگھم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صوبہ سرحد میں سات ہزار سے زیادہ بندوقیں بغیر لائسنس کے موجود ہیں۔ نیز یہ کہ حکومت چاہتی ہے اس صوبہ کے اسلحہ کو بھی دوسرے صوبوں کے مساوی کر دے۔

زنجبار میں ہندوستانیوں کے مفاد کے متعلق پنڈت نیل کنٹھ داس نے اسمبلی میں تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے اس کے رو سے وزیر مستعمرات انگلستان کے زنجبار میں لونگ کی تجارت کے خلاف فیصلہ پر بحث کی جائیگی۔ علاوہ ازیں ہندوستانیوں کے مفاد کے متعلق بھی مختلف سوالات کئے جائیں گے۔

حکومت بمبئی نے ۲۲ مارچ کی اطلاع کے مطابق اس سال پھر فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے دفاتر کو مہابلیشور میں منتقل نہیں کرے گی۔ یہ فیصلہ کفایت شعاری کی بناء پر کیا گیا ہے۔

انڈیا بل کے متعلق دارالعوام میں لارڈ ہانگٹن نے تحریک التوا پیش کی۔ اور تقریر کرتے ہوئے کہا کہ والیان ریاست نے انڈیا بل پر جو نکتہ چینی کی ہے۔ اس سے صورت حالات بالکل بدل گئی ہے اور بل پر اس کی موجودہ صورت میں بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ مرتب نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ قرارداد ۲۷ / ۹۴ ووٹوں سے مسترد ہوگئی۔

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ ۲۱ مارچ کا زلزلہ بنگال کے تمام حصوں اور آسام کے مختلف مقامات پر محسوس ہوا۔ میمن سنگھ میں بھونچال کے دو شدید جھٹکے لگے۔ جن سے چند آدمی اور عورتیں اپنی چارپائیوں سے گر پڑے۔ کرشنا نگر میں زلزلہ نے دہشت سی طاری کر دی۔ کیونکہ ایک ہفتہ قبل بھی وہاں زلزلہ آیا تھا۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں حکومت کے مطالبات زیر بحث ختم ہوگئی۔ قاعدہ کے مطابق پانچ بجے بحث کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اور تعلیم۔ جیل۔ پولیس محکمہ عدالت اور عام انتظامات وغیرہ کے متعلق مطالبات بغیر بحث کے منظور کرلیئے گئے۔ اس سال بجٹ کی کل رقم کا نصف سے کم حصہ زیر بحث آیا ہے۔ اور نصف سے زائد بحث سے بچ گیا

اٹلی کے سفیر نے برلن کی ایک اطلاع کے مطابق جرمنی کے اعلان کے سلسلہ میں اپنا احتجاجی نوٹ جرمن وزیر خارجہ کو دیا۔ جس میں بیان کیا۔ کہ جرمن نے معاہدہ ورسائی کے خلاف ورزی کی ہے۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ یہ احتجاج فضول ہے۔ کیونکہ معاہدہ پر دیگر دستخط کرنے والے پہلے ہی ان کی خلاف ورزی کر چکے ہیں۔

فرانس کے وزیر محکمہ پرواز پیرس کی ایک اطلاع کے مطابق عنقریب یہ بل پیش کرنے والے ہیں۔ کہ فرانس کے ہوائی اسلحہ میں اضافہ کرنے کے لئے ۱۶۰ کروڑ فرانک خرچ کرنے کی اجازت دی جائے۔ بم باری کرنے والے ہوائی جہازوں کی تعمیر کی طرف بھی خاص توجہ کی جائے گی۔

گورنر جموں نے ریاست سے عورتوں کے اغوا کے واقعات کا سلسلہ بند کرنے کے لئے ایک گشتی چٹھی شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جب کسی موضع سے کسی عورت کے اغوا ہونے کی اطلاع موصول ہوگی۔ تو فوراً اس موضع کے نمبردار کو معطل کر دیا جائیگا۔ اور بعد ازاں اس واقعہ کی تحقیق کی جائیگی۔

بھائی پرمانند نے کراچی کی ایک اطلاع کے مطابق ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ کمیونل ایوارڈ میں انہیں کسی قسم کی تبدیلی کی امید نہیں۔

دارالعوام میں فضائی تخمینوں پر بحث کرتے ہوئے حال ہی میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ برطانیہ کا پروگرام صد درجہ ناکافی ہے ہم انتہائی خطرہ کے دور میں قدم رکھ چکے ہیں۔ اور کہ بہت ممکن ہے کہ ہمیں اسی جنگ کا پھر سامنا کرنا پڑے جو ۱۹۱۸ء میں ہوئی۔ سر فلپ سیلون نے کہا کہ ایک عظیم الشان فضائی پروگرام ہمارے سامنے ہے۔ وزارت فضائی نے تیز پرواز طیارہ کی تعمیر کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی